| سبق نمبر | سبق کا نام | زبان کی مہارتیں | | | | سرگرمیاں / عملی کام |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | سننا/بولنا | پڑھنا | لکھنا | اصناف/ قواعد/اسلوب | |
| 9 | امتیاز علی تاج | ● نئے الفاظ اور محاروں کو اپنے گفتگو میں استعمال | نثر (فیچر) | سوالات کے جوابات | فیچر طنز ومزاح | ڈراما انار کلی کا مطالعہ کرنا |

## سبق کا خلاصہ

اس سبق کا نام ''چچا چھکن نے تیمارداری کی'' ہے۔ ''چچا چھکن نے تیمارداری کی'' ڈراما کی شکل میں ایک مزاحیہ فیچر ہے۔ چچا، چچی، امامی، ننھا، چھٹن، ماما وغیرہ اس مزاحیہ فیچر کے کردار ہیں۔ اس میں امتیاز علی تاج نے محاوروں کا خوبصورت استعمال کیا ہے۔ للو بیمار ہے، چارپائی پر لیٹا ہے۔ اس کے سرہانے چچی بیٹھی ہیں۔ چارپائی کے پاس تپائی پر گلاس، پیالی، دوا کی شیشیاں اور گھڑی رکھی ہے۔ وہیں قریب میں نعمت خانہ ہے۔ بچا بیمار ہے، اسے بخار ہے۔ چچی بیٹھی ہیں تیمارداری میں۔ بچے کا بخار ٹوٹ نہیں رہا اور ماں باپ کے درمیان تیمارداری کو لے کر بحث جاری ہے۔

اس سبق میں بتایا گیا ہے کہ بیمار کی تیمارداری کرنا ہر صحت مند انسان کا فرض ہے۔ ہمیں اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کرنا ہوگا کہ ہم پاس پڑوس میں بیمار لوگوں کی تیمارداری ثواب اور خدمت کی نیت سے کر سکیں۔ اس سبق میں یہ پیغام بھی ہے کہ تیمارداری کے لئے عورت مرد، بوڑھا جوان کی کوئی قید نہیں ہے۔ یہ ایسا کام نہیں ہے کہ اسے عورت نہ کر سکے۔ تیمارداری کرنے میں مذہب، ذات پات، بڑے چھوٹے یا امیر غریب کی تفریق نہیں کرنی چاہئے۔ پورے جذبہ اور خلوص کے ساتھ بغیر تفریق کے تیمارداری کرنی چاہئے۔

## مصنف کا مختصر تعارف

سید امتیاز علی تاج یوں تو اپنے شاہکار ڈراما ''انار کلی'' کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں لیکن انھوں نے بچوں کے لئے دلچسپ کہانیاں بھی لکھی ہیں اور طنز و مزاح کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ وہ اپنے زمانے کے مشہور صحافی بھی تھے۔ وہ لاہور سے نکلنے والے مشہور زمانہ رسالہ ''پھول'' کے ایڈیٹر بھی تھے۔ حالانکہ سید امتیاز علی تاج نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز بچوں کے ادب سے کیا تھا لیکن ڈراما ''انار کلی'' نے انھیں ایسی شہرت بخشی کہ انھیں صرف ڈراما نگار سمجھا جانے لگا۔

اردو میں ادبی ڈراما نگاری اور مزاحیہ فیچر کی روایت کو مستحکم بنانے والوں میں سید امتیاز علی تاج کا نام بہت اہم ہے۔ سید امتیاز علی تاج 13 اکتوبر 1900 کو محمدی بیگم اور سید ممتاز علی کے گھر پیدا ہوئے۔ یہ خاندان صدیوں سے علم و ادب کی آبیاری کے لئے مشہور تھا۔ سید امتیاز علی تاج کے دادا سید ذوالفقار علی امام بخش صہبائی جیسے عالم بے بدل کے شاگردوں میں سے تھے۔ تاج کے والد سید ممتاز علی کا شمار سرسید احمد خاں کے دوستوں میں ہوتا تھا۔ وہ ایک ایسے صحافی اور ادیب تھے جنھیں اردو کا پہلا فیمینسٹ (Feminist) کہا جاتا ہے۔ انھوں نے خواتین کے لئے ''تہذیب نسواں'' اور بچوں کے لئے ''پھول'' جیسا رسالہ جاری کیا تھا۔ سید امتیاز علی تاج کی والدہ محمدی بیگم ''تہذیب نسواں'' کی مدیر تھیں۔ تاج کے والد سید ممتاز علی نے ''دارالاشاعت پنجاب'' جیسا ادارہ قائم کیا تھا۔ اسی کے ساتھ سید امتیاز علی تاج کی بیوی حجاب امتیاز علی بھی اپنے زمانے کی مشہور افسانہ نگار تھیں۔ حجاب امتیاز علی پہلی برصغیر کی پہلی خاتون پائلٹ بھی تھیں۔

سید امتیاز علی تاج نے اردو ادب کو ''انارکلی'' اور ''چچا چھکن'' جیسے دو انمول کردار دیے۔ تاج کے والد سید ممتاز علی نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ''پھول'' نام کا جو رسالہ جاری کیا تھا بعد میں سید امتیاز علی تاج بھی اس رسالے کے مدیر رہے۔ تاج نے ''کہکشاں'' کے نام سے اپنا ایک ماہانہ رسالہ بھی جاری کیا تھا۔ وہ ابتدا سے ہی بچوں کے لئے لکھنے لگے تھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے عورتوں کے لئے بھی اخلاقی اور اصلاحی کہانیاں لکھ کر شہرت حاصل کی۔ تاج کو اپنی طالب علمی کے زمانے سے ہی شاعری کا بھی شوق تھا۔ وہ کالج کے مشاعروں میں شرکت کرتے تھے۔ ان کی غزلوں اور نظموں نے بھی خاصی شہرت حاصل کی۔ وہ ایک بہت اچھے افسانہ نگار بھی تھے۔ صرف 17 سال کی عمر میں انھوں نے ''شمع اور پروانہ'' کے عنوان سے پہلا افسانہ لکھا جسے بہت پسند کیا گیا۔ شاعر، صحافی، افسانہ نگار، مزاحیہ فیچر نگار اور ڈراما نگار ہونے کے ساتھ سید امتیاز علی تاج بہت اچھے ترجمہ نگار بھی تھے۔ انھوں نے گولڈ اسمتھ، مدرس تیول، کرسٹین گیلرڈ، ڈیم اور آسکر وائلڈ جیسے مغربی ادیبوں کی کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کیا۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ وہ بہت اچھے مضمون نگار بھی تھے۔ تاج نے بہت عمدہ سوانحی مضامین لکھے ہیں۔ حفیظ جالندھری، شوکت تھانوی اور محمد حسین آزاد پر لکھے تاج کے مضامین کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انھوں نے مہاتما گاندھی کی سوانح ''بھارت سپوت'' کے عنوان سے لکھی، جس کا دیباچہ پنڈت موتی لعل نہرو نے لکھا تھا۔

امتیاز علی تاج ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ انھوں نے نظم و نثر کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ریڈیو اور فلموں کے لئے بھی لکھا۔ عورتوں اور بچوں کے لئے لکھا۔ مزاحیہ فیچر اور ڈرامے لکھے۔ لیکن ان کی جس تخلیق کو سب سے زیادہ شہرت ملی وہ ڈراما ''انارکلی'' ہے۔ اس ڈرامے نے امتیاز علی تاج کو شہرت کی بلندی پر پہنچا دیا۔ اس ڈرامے پر کئی فلمیں بنیں، جن میں سے ایک فلم ''مغل اعظم'' بھی ہے۔ آج بھی ڈراما ''انارکلی'' مختلف جامعات میں شامل نصاب ہے۔ ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزار کر ستر سال کی عمر میں 19 اپریل 1970 کو لاہور میں ان کا انتقال ہوا۔

## خاص باتیں

- ''چچا چھکن نے تیمارداری کی'' ڈراما کی شکل میں ایک مزاحیہ فیچر ہے۔
- سید امتیاز علی تاج کو مزاحیہ فیچر لکھنے میں کمال حاصل تھا۔
- امتیاز علی تاج عورتوں کی زبان سے خوب واقف تھے۔مثال کے طور پر چچی کا یہ جملہ ''چپ شاہ کا روزہ نہیں رکھتی تو سب کو پکار پکار کر گھر بھر کو سر پر اٹھاتی۔''
- اس مزاحیہ فیچر میں امتیاز علی تاج نے محاوروں کا خوبصورت استعمال کیا ہے۔
- ''یک نہ شد دو شد'' اور ''ہیچومن دیگر نیست'' جیسے فارسی مقولوں کا استعمال اس سبق میں کیا گیا ہے۔
- اس مزاحیہ فیچر کو پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بیمار کی تیمارداری ہر صحت مند انسان پر فرض ہے۔

## سمجھنے کی باتیں

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ عموماً عورتوں کی زبان یا ان کی بول چال میں وہ الفاظ شامل ہو جاتے ہیں جو مردوں کے یہاں نہیں ہوتے۔ چنانچہ اسی لئے بیگماتی محاورات و روزمرہ کا ذکر اہل زبان نے کیا ہے۔اسی طرز پر اس سبق میں مصنف سید امتیاز علی تاج نے چچی کی زبان سے اس طرح کے کچھ بیگماتی الفاظ، محاورات اور روزمرہ ادا کرائے ہیں۔مثال کے طور پر، ''گھر اٹھاؤں، ہنڈیا چولھا کروں یا بیمار کی پٹی سے لگی بیٹھی رہوں''۔ ''میرے چاند! میں ابھی آئی''۔ ''نگوڑے، موئے وغیرہ۔

## غور کرنے کی باتیں

- غور کرنے کی بات ہے کہ اس فیچر کی زبان با محاورہ، دلکش اور پر اثر ہے۔
- حضرت یوسف علیہ السلام ایک پیغمبر تھے جو نہایت حسین و جمیل تھے۔حسن یوسف ایک تلمیح ہے۔اس فیچر میں چچی نے چچا کو طنزیہ طور پر یوسف ثانی کہا ہے۔
- اس سبق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''مسیحا'' کہا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''ابن مریم'' بھی کہا جاتا ہے۔یعنی مریم کا بیٹا۔یہ بھی ایک تلمیح ہے۔غالب کا مشہور شعر ہے:

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

# اپنی جانچ آپ کیجئے

## متن پر مبنی سوالات

1۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان لگایئے۔

- ''لاحول ولاقوۃ'' اکثر ایسے موقعوں پر کہتے ہیں جب:

(I) کسی کی تعریف کرنی مقصود ہوتی ہے۔

(II) کسی بات پر نفرت یا حقارت کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔

(III) کسی سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

## 2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- طنز و مزاح کسے کہتے ہیں؟

## 3۔ مختصر جواب والا سوال

- امتیاز علی تاج کے کچھ مشہور کرداروں کے بارے میں بتائیں۔

## 4۔ طویل جواب والا سوال

- سید امتیاز علی تاج کی ادبی خدمات کا جائزہ لیجئے۔